Open Access
Received 05Sep 2021 Accepted 18 Sep. 2021
ISSN E: 2790-7694, ISSN P: 2790-7686
http://www.al-asr.pk

فقہی اختلاف اور ان کے فطرتی عوامل کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Jurisprudential Differences and their Natural Causes

Dr Naeem Anwar Al-Azhari
Assistant Professor GCU, Lahore
dr.noumani@hotmail.com

Dr. Muhammad Sarwar
Assistant Professor
University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore
sarwarsiddique@uvas.edu.pk

Muhammad Sa'd Faridi
Bs Islamic Studies, College of Shariah, Minhaj University Lahore

ABSTRACT

One word is truth and the other word is certain truth. The difference between the two is that the "reality" can sometimes be disputed while the "indisputable fact" cannot be disputed at all and one of these accepted facts is the word "disagreement". The fact that the word dissent has always been opposed in this universe is the "accepted fact". Because every single word of this universe proves the meaning and reality of the difference. Everywhere you look in this universe, the difference is a fact. Disagreement is not something to be sought but something to be found. It is not just a matter of knowing but of feeling. The same blood, the same lineage, but the difference between them is Muslim. One gender but a difference of ability is a fact. The same seed but the difference in sprouts, branches and roots, stem and overall shape is a matter of fact.

Keywords: Natural Causes, Reality, Accepted Fact

اختلاف، کائنات کی حقیقت مسلمہ ہے:

انسانوں میں ایک ہی قبیلہ اور خاندان ہے مگر صلاحیتوں میں اختلاف ہے۔ جانوروں میں ایک ہی نسل ہے مگر سب کی انفرادی صلاحیتوں میں اختلاف ہے اور ان میں رنگ جدا جدا ہے اور منفرد قسم کے ناز نخرے ہیں۔ اسی طرح ایک

ہی نوع کا پھول ہے مگر ہر ایک کی خوشبو میں قدر اختلاف ہے ایک ہی طرح کا پھل ہے مگر کوئی شیریں زیادہ ہے اور کوئی ترش زیادہ ہے، ایک ہی نوع کے بیج ہیں مگر پودے کی شکل میں متشکل ہونے میں اختلاف ہے ایک جگہ انسانوں کی بولی ایک ہے مگر اس کی قدرت اور مہارت میں اختلاف ہے۔ ایک ہی والدین کی اولاد ہیں مگر رنگت اور مزاج میں اختلاف ہے۔ کلاس میں سب طلبا ایک ہی عمر کے ہیں مگر صلاحیتوں کا اختلاف ہے۔ پڑھانے والا یک ہے مگر پڑھنے اور جاننے اور سیکھنے میں اختلاف ہے۔ ایک ہی بیماری ہے مگر علاج کے لیے ڈاکٹروں کی رائے میں اختلاف ہے۔ ایک ہی طرح کا مسئلہ ہے مگر کوئی رائے جواز اور رائے عدم جواز کے ہاتھوں اختلاف کرتا ہے۔

سورج ایک ہے مگر اس کی تپش اور حرارت سے مختلف پودے اور فصلیں نشوونما پاتی ہیں اور طرح طرح کے پھول کھلتے ہیں، ایک طرح کی بارش زمین پر برستی ہے مگر اس سے انواع واقسام مختلف پودے اس کی سطح پر ظاہر ہوتے ہیں، انسانوں کے رنگ دیکھیں اور ان کی شکلیں دیکھیں یہ سب مختلف ہی مختلف ہیں ان کی زبانیں، ان کے لباس، ان کی صلاحیتیں، ان کی دلچسپیاں اور ان کے ارادے، ان کے اعمال اور ان کی سوچیں سب مختلف ہیں۔

زمین کر ہر نظر آنے والی مخلوق اپنے اندر اختلاف کو ایک حقیقت مسلمہ کے طور پر ظاہر بھی کر رہی ہے اور خود کو اختلاف میں منوا بھی رہی ہے۔ اندریں حالات میں یہ کیسے ممکن ہوتا تمام انسان یکساں اور ایک ہی سوچ رکھتے جبکہ یہ اپنی خلقت میں بہت سی فطرتی چیزوں میں اختلاف رکھتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ تمام انسان اپنی رائے، سوچ، فکر، دیکھنے، سمجھنے، پرکھنے، جانچنے میں بھی ایک مسلمہ اختلاف رکھتے ہیں۔ اس لیے باری تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

قرآن اور بیان اختلاف:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ﴾(1)

"بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان امور کا فیصلہ فرمادے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔"

فرمادے گا جس پر جھگڑ رہے ہیں۔ اسی طرح سورہ مریم میں ارشاد فرمایا:

﴿فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْم بَیْنِهِمْ﴾(2)

"پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہوئیں۔"

یا پھر ان کے فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ اسی طرح سورہ الذاریت میں ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ﴾(3)

"بے شک تم مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو۔"

اختلاف کے ساتھ ساتھ قرآن کے شقاق کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔ اس لیے ارشاد فرمایا:

﴿وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا﴾(4)

"اگر تم زوجین کو باہم جھگڑے واختلاف کا خوف ہو۔"

سورہ البقرہ میں بیان کیا:

﴿فَاِنَّمَاهُمْفِیشِقَاقٍ﴾(5)

"تو وہ ضد اور جھگڑے میں ہیں۔"

لفظ اختلاف کے معانی و مطالب:

اختلاف کا لفظ کن کن معانی میں استعمال ہوتا ہے جب ہم اسے لغت کے تناظر میں دیکھتے ہیں تو اس کے متعدد معانی ہمارے سامنے آتے ہیں۔ فیروز اللغات میں اس کا معنی باہم مختلف ہونا، تفاوت و فرق اختیار کرنا ہے۔( )

جدید اردو لغت میں اس کا معنی الگ الگ ہونا اور الگ رائے ہونا ہے۔( )

جامع اللغات میں اس کا معنی یہ ہے:

بحث کرنا، تکرار کرنا، رائے سے اختلاف کرنا، سوچنے میں انسانی طبیعتوں کا مختلف ہونا، اختلاف فہم ہونا۔( )

انگریزی میں اس کے لیے لفظ Difference استعمال ہوتا ہے Oxford Dictionary میں اس کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے:

"The way in which two people or things are not like each other. The way in which some body some thing has changed."(9)

اختلاف کا لفظ علم فقہ میں استعمال ہوتا ہے تو یہ لفظ فروعی اور جزوی مسائل میں فقہاء کی آراء کے مختلف ہونے کو بیان کرتا ہے۔ عبدالکریم زیدان فقہی اختلاف کی تعریف یوں کرتے ہیں:

عندالفقهاءالاختلاففيالآراءوالنحلوالاديانوالمعتقداتيمايعدالانسانبهأويشقيفيالآخرةوالدنيا.(10
)

فقہاء کے نزدیک اختلاف کا معنی کسی بھی طبقے کی آراء دین و مذہب اور ان کے اعتقادات و نظریات میں پائے جانے والے فرق کو اختلاف کہا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان دنیا و آخرت میں سعادت اور دنیا و آخرت میں شقاوت حاصل کرتا ہے۔

اختلاف رائے ایک حقیقت ثابتہ ہے :

اختلاف میں لازمی امر آراء کا مختلف ہونا ہے اور یہ آراء ہی دین و مذہب اور اعتقاد و نظریئے کے مختلف ہونے کا سبب بن جاتی ہیں۔ اختلاف کی بڑی جامع تعریف امام راغب اصفہانی نے کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

الاختلاف

والمخالفةوالخلافانياخذكلواحدطريقاغيرطريقالاخرفيحالهاوقولهولماكانالاختلافبينالناسفي

القولقديقتضيالتنازعاستعيرذلكللمنازعةوالمجادلة۔(11)

"اختلاف، مخالفت اور خلاف کا لفظ کسی قول اور حالت میں دوسرے سے مختلف ہونے کا مفہوم رکھتے ہیں۔ لوگوں کا باہم کسی بات سے اختلاف کرنا عموماً نزاع کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے یہ لفظ اختلاف بمعنی نزاع اور جدال کے استعمال ہونے لگا ہے۔"

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں اختلاف کی حقیقت کو یوں واضح کیا گیا ہے:

ومنبع الاختلاف

هوتفاوتالافكاروالعقولالبثريةفيفهمالنصوصواستنباطالاحكاموإدراكأسرارالتشريعوعللالأحكامال

شريعة....والظنمثارالاختلافوقدقالالنبیﷺإذااجتهدالحاكمفاصابفلهاجرانوانا خطافلهاجرواح

د۔(12)

"اختلاف کا ایک ایسا منبع و سرچشمہ ہے جس کا سبب انسانی افکار کا مختلف ہونا ہے اور فہم نصوص میں انسانی عقل کا مختلف درجات پر ہونا ہے اور انسان کا استنباط احکام میں الگ الگ ہونا ہے اور شریعت کے اسرار کے سمجھنے میں مختلف ہونا اور احکام شرعیہ کی علل کو جاننے میں مختلف ہونا ہے۔ یہ سارے عوامل ہی اختلاف کا منبع ہیں۔ در حقیقت ظن و

گمان ہی اختلاف کا سر چشمہ ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی حاکم اجتہاد کرے تو اگر اس کا اجتہاد صابت ہے تو اس کے لیے دوھرا اجر و ثواب ہے۔ اگر اس کے اجتہاد میں خطا کا پہلو ہے تو پھر اس کے لیے ایک اجر ہے۔"

اختلاف کا لفظ اپنے اندر ایک سوچ اور ایک انداز فکر کے مختلف ہونے کو واضح کرتا ہے۔ اس لیے اس کی یہ تعریف کی گئی ہے۔ ہر یکساں حالت کے بعد جب اس کے خلاف کوئی دوسری حالت رونما ہوتی ہے تو ہم اس تبدیلی کو اختلاف کہتے ہیں۔( )

اختلاف اور کائنات میں اس کے مظاہر :

اختلاف کا لفظ اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے اس کائنات کی ہر ہر چیز میں عیاں ہوتا ہے جس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اختلاف اور تنوع کا اس کائنات میں ہر سو پھیلے ہونا اللہ کی مشیت اور منشا کے مطابق ہے۔

﴿وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُه،طاِنَّفِیْذٰلِکَلَاٰیَةًلِّقَوْمٍیَّذَّکَّرُوْنَ. ﴾(14)

"اور (حیوانات، نباتات اور معدنیات وغیرہ سے بقیہ) جو کچھ بھی اس نے تمہارے لیے زمین میں پیدا فرمایا ہے جن کے رنگ (یعنی جنسیں، نوعیں، قسمیں، خواص اور منافع) الگ الگ اور مختلف مختلف ہیں (یہ سب تمہارے لیے مسخر ہیں)، بے شک اس میں نصیحت قبول کرنے والے لوگوں کے لیے نشانی ہے۔"

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَمِنْ اٰیٰتِهٖخَلْقُالسَّمٰوٰتِوَالْاَرْضِوَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ﴾ (15)

"اور اس کی نشانیوں میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق (بھی) ہے اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف (بھی) ہے، بے شک اس میں اہلِ علم (و تحقیق) کے لیے نشانیاں ہیں۔"

کائنات کی ایک ایک چیز اس کے مختلف الخلق ہونے کو بیان کرتی ہے اور اختلاف کے معنی کی عملی شہادت فراہم کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ج فَاَخْرَجْنَا بِهٖثَمَرٰتٍمُّختَلِفًااَلْوَانُهَاوَمِنَالْجِبَالِجُدَدٌمبِیْضٌوَّحُمْرٌمُّخْتَلِفٌاَلْوَانُهَاوَغَرَابِیْبُسُوْدٌوَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُه، کَذٰلِکَاِنَّمَایَخْشَیاللّٰهَمِنْعِبَادِهِالْعُلَمٰٓؤُا ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ﴾(16)

"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس سے پھل نکالے جن کے رنگ جداگانہ اور مختلف ہیں اور (اسی طرح) پہاڑوں میں بھی سفید اور سرخ گھاٹیاں ہیں ان کے رنگ (بھی) مختلف ہیں اور بہت گہری سیاہ (گھاٹیاں) بھی ہیں۔ اور انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں، بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں، یقیناً اللہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے۔"

اس کائنات کا ہر وجود اختلاف کو ایک حقیقت مسلمہ اور ثابتہ کے طور پر واضح کرتا ہے۔

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَکَہ، یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ بِہٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُہ، ثُمَّ یَہِیْجُ فَتَرٰہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَجْعَلُہ، حُطَامًا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ﴾(17)

"(اے انسان!) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پھر زمین میں اس کے چشمے رواں کیے، پھر اس کے ذریعے کھیتی پیدا کرتا ہے جس کے رنگ جداگانہ مختلف ہوتے ہیں، پھر وہ (تیار ہو کر) خشک ہو جاتی ہے، پھر (پکنے کے بعد) تو اسے زرد دیکھتا ہے، پھر وہ اسے چورا چورا کر دیتا ہے، بے شک اس میں عقل والوں کے لیے نصیحت ہے۔"

اختلاف رائے ایک فطرتی امر ہے :

ان آیات نے یہ حقیقت واضح کی ہے اس کائنات میں حیوانات، نباتات، معدنیات، طرح طرح کے ہیں اور جن کی جنسوں، نوعوں اور قسموں میں فرق ہے اور ساری دنیا میں انسان مختلف بولیاں اور زبانیں بولتے ہیں اور اپنی جلد کے مختلف رنگ رکھتے ہیں کسی کی جلد کالی ہے، کسی کی گوری ہے اور کسی کی گندمی ہے۔ اللہ زمین پر بارش کی صورت میں پانی اتارتا ہے۔ پانی بارش کا ایک ہی طرح کا ہے مگر اس پانی کی وجہ سے زمین سے مختلف پودے نکلتے ہیں اور مختلف پھل نمایاں ہوتے ہیں اور اسی زمین میں انسان پہاڑ دیکھتا ہے۔ بعض پہاڑ سفید رنگ کے ہیں، بعض سیاہ رنگ کے ہیں، بعض سرخ رنگ کے ہیں، بعض سرسبز شاداب ہیں اور بعض چٹیل ہیں۔ ایک ہی بارش کے پانی سے طرح طرح کی فصلیں زمین سے نکلتی ہیں۔ اختلاف الشی کائنات کی حقیقت ہے اور اس اختلاف کا بہت گہرا تعلق انسان کی عقل سے ہے۔ اختلاف سے انسانی عقل کو فروغ اور نمو ملتی ہے۔ انسان کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت بڑھتی ہے۔

اشیاء کے اختلاف اور تنوع سے انسان کی مشاہدے کی قوت مستحکم ہوتی ہے۔ انسان کے دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے سب سے بڑی حقیقت یہ عیاں ہوتی ہے کہ انسانی سوچ بھی صدا ایک جیسی نہیں رہتی، اس میں بھی تغیر واقع

ہوتا رہتا ہے۔ سوچ اور رائے کا اختلاف تحرک کی علامت ہے اور زندگی کی روح تحرک ہے۔ جس طرح انسان کی شکل، رنگ اور زبان مختلف ہے۔ اسی طرح افراد کی سوچ اور رائے بھی مختلف ہوتی ہے۔

اس تصور کے حوالے سے مختلف ائمہ نے اپنے اپنے زمانے میں اقوال زریں ارشاد فرمائے ہیں مشہور تابعی قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں:

کان اختلاف اصحاب رسول اللهرحمةللناس۔(18)

''اصحاب رسول کا کسی علمی مسئلے میں اختلاف لوگوں کے لیے باعث رحمت تھا۔''

اہل علم کا اختلاف کیسے اور کس طرح امت کے لیے نفع کا باعث ہے۔ اس حوالے سے حضرت عمر بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں:

ما احب ان اصحاب رسول اللهﷺلیختلفوالانهلوکانقولاًواحداًکانالناسفیضیقوانهمائمةیقتدیبهمولوأخذرجلبقولاحدهمکانفیسعة-(19)

''میں یہ پسند نہیں کرتا کہ صحابہ کرامؓ باہم علمی اختلاف نہ کریں اس لیے کہ اگر صرف ایک ہی قول ہو تو لوگ تنگی میں پڑ جائیں گے اور صحابہ کرامؓ ہی وہ طبقہ ہیں جن کی امت پیروی کرتی ہے۔ اس لیے اگر کسی شخص نے کسی صحابی کے قول کے مطابق اپنا عمل اختیار کر لیا تو وہ سہولت و آسانی میں آجائے گا۔''

اسی نکتہ نظر کو مزید واضح کرتے ہوئے عون بن عبد اللہ تابعی بیان کرتے ہیں:

ما أحب أن أصحاب النبیﷺلیختلفوافانهملواجتمعواعلیشیفترکهرجلترکالسنةولااختلفوافاخذرجلیقولاحداخذالسنة-(20)

''میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ صحابہ کرامؓ باہم کسی مسئلے پر اختلاف نہ کریں۔ اس لیے کہ اگر سارے صحابہ کسی ایک مسئلے پر اکٹھے ہو جاتے اور کوئی شخص اس مسئلے کو چھوڑ دیتا تو وہ تارک السنۃ کہلاتا اور اگر انہوں نے باہم اختلاف کیا اور کسی نے اس اختلاف صحابہ کے قول کو اختیار کر لیا تو گویا اس نے سنت کو لے لیا ہے۔''

شریعت اسلامی میں اختلاف کبھی بھی معیوب نہیں رہا۔ البتہ وہ اختلاف جو کہ خلاف اور مخالفت میں بدل جائے وہ ضرور ناپسندیدہ رہا ہے۔ حضرت امام مالک تو مفتی کے لیے یہ شرط عائد کرتے تھے کہ فتویٰ دینا اس شخص کے لیے جائز ہے جو لوگوں کے اختلاف کو جانتا ہو۔ آپ سے اس پر مزید استفسار کیا گیا کیا اس اختلاف سے مراد اہل رائے کے اختلاف کو جاننا ہے تو امام مالک نے فرمایا نہیں، وہ اصحاب رسول کے اختلاف کو جانتا ہو۔(21)

صحابہ کرامؓ اور فقہی اختلافات:

اب سوال یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے مابین فقہی اختلافات کیونکر رونما ہوئے اس کے اسباب اور عوامل کیا ہیں۔ اس حوالے سے یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ صحابہ کرامؓ کا زمانہ بڑا سادہ، آسان تھا۔ جو حکم باری نازل ہوتا وہ اس پر عملدرآمد شروع کردیتے۔ جس مسئلے میں تفہیم کی ضرورت ہوتی براہ راست بارگاہ رسالتمآب ﷺ کی طرف رجوع کرلیتے۔ حکم صلاۃ آیا اقیموا الصلوۃ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے۔ اس کی تعبیر و تشریح اور اس عملی صورت اس ارشاد و عمل کی صورت میں جانی:

صلوا كما رأيتمونى أصلي.(22)

اسی طرح حج کا حکم نازل ہوا:

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾

نے اب حج کیسے اور کس طرح کیا جائے تو اس آیت کی تفسیر اور عملی تعبیر آپ کے عمل سے عیاں کی اور ارشاد فرمایا:

خذواعنى منا سككم-(23)

''حج کے مناسک مجھ سے سیکھ لو۔''

صحابہ کرامؓ کی آراء میں باہمی اختلافات کی وجہ وہ قدرتی حالات اور واقعات بھی ہوتے جس کی عملی صورت یہ ہوتی جس صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے جو بات سنی ہوتی تھی وہ اسی پر اپنے قول اور عمل کی بنیاد رکھتا تھا اور اگر کسی صحابی تک رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث نہ پہنچی ہوتی وہ اجتہاد کرکے فیصلہ دے دیتا۔ جیسا کہ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے نزدیک قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنا جائز نہیں ہے۔(24)

اس کی وجہ یہ تھی ان تک صرف وہی احادیث پہنچی تھیں جن میں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا عمل بھی اسی پر تھا چنانچہ حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے جبکہ اس کے برعکس حضرت بریدہ بن حصیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا مابدالکم-(25)

''اور میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب اسے جب تک چاہو رکھ لو۔''

اب یہ حدیث مبارکہ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تک نہیں پہنچی تھی۔ اس لیے انہوں نے جو سنا اس پر اپنی رائے قائم کرلی۔(26)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد یہ حدیث میں میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے جواب دیا۔ اللہ عمرؓ پر رحم کرے رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ مومن کو اس کے گھر کے رونے والوں کی وجہ سے عذاب دیتا ہے بلکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا:

ان اللهليزيدالكافرعذاباًببكاءاهلهعليه-(26)

''اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب زیادہ کر دیتا ہے۔''

نص کے اتصال اور عدم اتصال کی بنا پر اختلاف کا ظہور:

کبھی نص و روایت کے وصول اور عدم وصول کی بنا پر صحابہ کرامؓ کے درمیان اختلاف رونما ہوتا تھا اس حوالے سے ایک واقعہ حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے پیش آتا ہے جیسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ ایک مرتبہ شام تشریف لے گئے ابھی آپ راستے ہی میں تھے کہ یہ خبر پہنچی کہ شام میں وباء پھیل گئی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے ہمسفر اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ آنیکہ ہم شام میں جائیں یا یہیں سے واپس چلے جائیں۔ اس پر بعض نے وہیں ٹھہرنے کی رائے دی اور بعض نے واپس جانے کی رائے دی اور بعض نے شام میں ہر صورت جانے کی رائے بھی دی اور اس پر اصرار بھی کیا۔ اسی دوران حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ وہاں پہنچ گئے جو ان کے ساتھ شریک سفر تھے مگر اس بحث و مباحثہ کے وقت اپنی کسی حاجت کی وجہ سے وہاں موجود نہ تھے جب وہ مقام بحث و مباحثہ میں پہنچے تو انہوں نے صحابہ کرامؓ کے درمیان اس اختلاف رائے کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے مروی ایک حدیث مجمع کے سامنے بیان کی اور مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے بولے:

ان عندی فی هذاعلماًسمعترسولاللهیقولاذا سمعتم بهبارضفلاتقدمواعلیهواذاوقعبارضوانتمبهافلاتخرجوا منه-(28)

''تمہارے زیر بحث مسئلے کے بارے میں میرے پاس کچھ علم ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کسی زمین میں وبا کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی زمین میں وبا پھوٹ پڑے تو وہاں سے مت بھاگو۔''

صحابہ کرامؓ کے درمیان زیر بحث موضوع کے حوالے سے یہ قول، قول فیصل تھا، سب صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پر سر تسلیم خم کیا اور حضرت عمر فاروقؓ نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ سن کر اللہ کی حمد و ثنا کی اور اس کی بارگاہ میں شکر گزاری کی اور شام کی اس وباء والی زمین سے واپس جانے کا ارادہ کیا۔

فحمداللهتعالیٰعمرثمانصرف-(29)

''آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور واپسی کا فیصلہ کیا۔''

تفہیم و فہم حدیث اور اختلاف رائے کا اظہار:

اختلاف صحابہؓ کی ایک وجہ بسا اوقات اس حدیث کی تفہیم بھی ہوئی تھی۔ ہر صحابی یا طبقہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے اس مطلق حکم کو اپنی دانست اور فہم کے مطابق سمجھتا اور یہ فہم و استدلال کے دونوں پہلو خود اس حدیث مبارکہ کے اپنے معنی و مفہوم کی بنا پر اس میں موجود ہوتے تھے۔ حالات و واقعات کے مطابق وہ حدیث رسول سے معنی اور حکم کا استنباط و استدلال کرتے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اختلافی مسئلہ تائید و تصدیق اور توثیق و تحقیق کے لیے جاتا تو آپ ﷺ دونوں معنی کی نہ صرف تائید کرتے بلکہ دونوں کے استدلال اور استنباط کو صائب قرار دیتے۔ جیسا کہ حدیث بنی قریظہ ہے۔ غزوہ بنی قریظہ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو جلد محلہ بنی قریظہ پہنچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

لا يصلين احد العصر الا فی بنی قريظة-(30)

''تم عصر کی نماز ضرور بنو قریظہ میں جا کر پڑھنا۔''

اب صحابہ کرامؓ روانہ ہوئے، راستے میں نماز کا وقت ہو گیا بعض صحابہ کرامؓ نے اس حدیث کا معنی یہ مستنبط کیا کہ آپ کے اس ارشاد کا مطلب جلدی اور سرعت کو اختیار کرنا تھا کہ اتنے تیزی سے چلو کہ تم کو عصر کی نماز کا وقت بنو قریظہ میں جا ملے اور عصر کی نماز وہاں تم پہنچ کر ادا کرو مگر جلدی کے باوجود وہاں نہ پہنچ سکے۔ اس لیے اب نماز کا وقت

ہو گیا ہے۔ راستے میں ہی عصر کی نماز ادا کی جائے۔ صحابہ کرامؓ میں سے دوسری جماعت نے اس حدیث کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے یہ معنی مستنبط کیا کہ ہم ہر حال میں بنو قریظہ میں پہنچ کر ہی نماز ادا کرنی ہے۔ ایک گروہ کا استدلال معنی حدیث کے ظاہری الفاظ تھے اور دوسرے گروہ کے استنباط کا مدار حدیث کا باطن، مقصد اور رواج تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے اجتہادات کو صحیح و صائب قرار دیا۔(31)

خلاصہ کلام

دین اسلام کے فقہی اور مذہبی مسائل کے حل کے لیے آراء کا اختلاف ایک رحمت اور نعمت ہے۔ اجتہادی عمل اختلاف آراء کی بنا پر آسان اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اختلاف آراء کا تعلق انسانی عقل کے استعمال سے ہے۔ قرآن بار بار استعمال عقل کے لیے تفکر اور تدبر کا حکم دیتا ہے۔ اختلاف رائے رکھنے والوں کے لئے اور اختلاف رائے قائم کرنے والوں کے لیے کچھ آداب اختلاف ہیں جن کا پاس اور لحاظ کرنا ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اختلاف رائے کو اپنا فیصلہ نہ بنائیں اور اپنی مختلف رائے کو اپنی جامد سوچ نہ بنائیں۔ اپنی مختلف رائے کو اس مسئلے میں قطعی، حتمی اور آخری نہ سمجھیں۔ اختلاف کسی مسئلے کو دیکھنے میں بھی ہے اور اس کے سمجھنے میں بھی ہے اور اس کو اختیار کرنے اور اپنانے میں بھی ہے۔

انسانوں میں تفاوت عقل کا بھی ہے۔ فکر و نظر کا بھی ہے۔ فہم و بصیرت کا بھی ہے اور استدلال و استنباط کا بھی ہے، اخذ علت کا بھی ہے اور استخراج حکم کا بھی ہے۔ شریعت کے ظاہر کو سمجھنے کا بھی ہے اور شریعت کے باطن کو جاننے کا بھی ہے۔ شریعت کے مقاصد کی تفہیم کا بھی ہے، انسان کا علم ظنی ہونا ہی اس کے تمام تر افکار اور نظریات میں اختلاف رائے کی حقیقت کو ثابت بھی کرتا ہے اور اسے من کل الوجوہ عیاں بھی کرتا ہے۔

اختلاف اور خلاف میں لفظی اعتبار سے کچھ زیادہ فرق نہیں ہے مگر معنوی اعتبار سے ان دونوں لفظوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ اگر ہمارا اختلاف اختلاف ہی رہے تو یہ امت کے لیے باعث رحمت ہے اور اگر ہمارا اختلاف خلاف میں بدل جائے تو یہ خلاف رحمت نہیں بلکہ زحمت ہے۔ اختلاف سے محبت اور برداشت پیدا ہوتی ہے جبکہ خلاف سے نفرت اور عداوت جنم لیتی ہے۔ اختلاف رائے میں دوسری رائے کے سنے جانے اور قبول کیے جانے کی حیثیت قائم رہتی ہے جبکہ خلاف میں دوسرے کی رائے کو سرے سے سننے کی قوت برداشت مفقود ہو جاتی ہے۔

حتیٰ کہ اس کی رائے کی بجائے اس کا وجود ہی باعث نفرت محسوس ہوتا ہے۔ اسلام اپنی ساری تعلیمات اور اپنے جملہ معاملات میں اختلاف رائے کی اجازت دیتا ہے اور خلاف سے سختی سے منع کرتا ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں اختلاف رائے کی قدر مذہب، سیاست اور معاشرت میں کمزور ہوتی جارہی ہے جبکہ خلاف کی منفی روایت زور پکڑتی جارہی

ہے۔اس لیے مذہب میں کفر، شرک اور بدعت کے فتویٰ عام ہیں اور سیاست میں ملک دشمن ملک دشمنی اور غدار ریاستی غداری وطن کے خبر نامے علی الاعلان ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اختلاف رائے کا ادب صحابہ کرامؓ سے سیکھیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کے درمیان وراثت جد، دادا کی وراثت کے حوالے سے شدید اختلاف تھا مگر اس کے باوجود دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کا باہمی احترام بھی تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، حضرت زید بن ثابتؓ کی اختلاف رائے کو ان کی اجتہادی غلطی تصور کرتے تھے۔ باری تعالیٰ ہمارے پاکستانی معاشرے میں اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی شخصیت کو تعمیری اختلاف رائے کرنے کی ہمت دے۔

References:

1. Yunus 10: 93
2. Maryam 19: 39
3. Al-zariyat 51: 8
4. Al-nisa 4: 35
5. Al-baqarah 2: 137
6. Feroz Al-din Maulvi, Fayroz al-lughat, FerozSongs, Lahore. 1: 34
7. Ashraf Nadim, Jadid Urdu Lughat, Muqtadirah Qaumi Zuban, Islamabad. P: 11
8. Abdulmajid Khawja, Jamay al-lughat, Urdu Science Board Lahore. 1: 134
9. Oxford Advanced Learner's Dictionary. Oxford University press new 8th edition. P: 420
10. Abd Al-karim Zaydan, Majmu'ah buhoos al-fiqhia, Maktabah al-qudus, Baghdad. P: 274
11. Raghib Al-asfahani, Al-mufradat, Dar Ihya –al-turath al-arabi. P: 162
12. Wahba Zuhaili, Al-fiqhul islami, Dar al-fikr, Demacos, 1:69
13. Badar Aalal, Tarjuman al-sunnah, H.M.saeed company, Karachi. P: 36
14. Al-nahl 16: 13
15. Al-rum 30: 22
16. Fatir, 35: 27-28
17. Al-zumar 39: 21
18. Ibn Sa'd, Muhammad b. Sa'd, Al-tabaqat al-kubra, Dar sadir Beirut, 5: 189
19. Ibn abd Albar, Jamay bayan al-il, dar ibn al-jawzi, Saudia. 2: 902

20. Darimi, Abd Allah b. abd al-rehman, Al-sunan, dar al-kutob al-ilmiya. 1: 1٥١
21. Zawadi, Isa b. Masood, Kitab manaqib Imam Malik, Maktabah Dar al-baz, Makkah al-mukarramah. 1: 87
22. Bukhari, Muhammad b.Ismail, Al-sahih, 2: 888
23. Ahmad b.Hanbal, al-musnad, 3: 366
24. Ibn Qudama, Abd Allah Ahmad Hanbali, Al-mughni, Maktabah al-nashr wa –al-tawzih, Cairo. 1: 25
25. Muslim, Muslim b. Hujjaj, Al-sahih, 3: 1560
26. Ibn Qudama, Al-mughni, 13: 381
27. Bukhari, Muhammad b.Ismail, Al-sahih, 1: 172
28. Bukhari, Muhammad b.Ismail, Al-sahih, 3: 18, Hadith: 5288
29. Malik b.Anas, Al-muwatta, 2: 205
30. Bukhari, Muhammad b.Ismail, Al-sahih, 2: 567
31. Ibn Hajar Asqalani, Fath al-bari, 8: 411